بسم اللہ الرحمن الرحیم فتویٰ نمبر ۵۲۲/۹۲

① عموماً سنا گیا ہے کہ عورتوں کے لیے سونا چاندی کے علاوہ زیور حرام ہے، تو آج کل تقریباً ۹۵ فیصد عورتیں انگوٹھی، کنگن، پازیب وغیرہ پیتل، لوہا شیشہ اور دیگر دھاتوں سے استعمال کرتی ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟ جب کہ عموم بلوی بھی ہے ② احسن الفتاوی 8/76 میں لکھا ہے کہ عورت کے لیے انگوٹھی صرف سونا اور چاندی کی جائز ہے اور باقی زیورات کسی بھی چیز کے جائز نہیں، تو انگوٹھی بھی عموماً ہر چیز کی پہنی جاتی ہے، اس میں عموم بلوی ہے، احسن الفتاوی میں اس مسئلے کے ذیل میں رجوع کا بھی لکھا ہے؟؟

(استفتاء اللہ)

0312-9368065

دارالافتاء

الجواب باسم ملہم الصواب

۱۔ لوہے کی انگوٹھی کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے، احتیاط اسی میں ہے کہ نہ پہنی جائے، مگر جواز کے بھی قوی دلائل موجود ہیں، اس لیے پہننے میں کوئی حرج بھی نہیں۔

۲۔ لوہے کی انگوٹھی کے بارے میں حضرت اقدس مفتی رشید احمد رحمہ اللہ کا فتویٰ عدم جواز ہی کا تھا، بعد ازاں حضرت رحمہ اللہ نے اس سے رجوع فرما کر جواز کا فتویٰ صادر فرمایا۔ لہٰذا عورت بقیہ زیورات کی طرح لوہے کی انگوٹھی بھی پہن سکتی ہے۔

قال العلامة السمارنفوری رحمه الله: قال ابن أرسلان: قال النووي رحمه الله: النهي عن خاتم الحديد ليس نهي تحريم، لما روى البخاري ومسلم عن سهل بن سعد في أصداق أنه صلى الله عليه وسلم قال: التمس ولو خاتما من حديد، وقال أصحابنا لا يكره خاتم النحاس والرصاص ولا الحديد على الأصح، ولا يحل لبس خاتم ثقيل يزيد على مثقال.

(بذل المجهود: ۶/۸۴)

قال الطحطاوي رحمه الله: ومن الناس من أباح التختم بالذهب والحديد والحجر، قهستاني عن التمرتاشي. (حاشية الطحطاوي على الدر: ۴/۱۵۱)

عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: أحل الذهب والحرير لإناث من أمتي، وحرم على ذكورها.

(المشكوة: ۲/۳۸۷)

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: أقبل رجل من البحرين

Scanned by CamScanner

إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فسلم فلم يرد عليه، وكان في يده خاتم من ذهب وجبة حرير، فألقاهما ثم سلم، فرد عليه السلام، ثم قال يا رسول الله! أتيتك آنفا فأعرضت عني؟ فقال: إنه كان في يدك جمرة من نار. قال: لقد جئت إذا بجمر كثير. قال: إن ما جئت به ليس بأجزأ عنا من حجارة الحرة، ولكنه متاع الحيوة الدنيا. قال: فما إذا أتختم؟ قال: حلقة من حديد أو ورق أو صفر.

قال العلامة السندي رحمه الله: (قوله: حديد ملويا عليه فضة) قيل: هذ الحديث أجود إسنادا مما قبله (حديث بريرة) لأن في إسناده الأول عبد الله بن مسلم المروزي، وقيل: إنه لا يحتج بحديثه، وقيل ثقة يخطئ، سيما وهذ الحديث يعضده حديث "التمس ولو خاتما من حديد" ولو كان مكروها لم يأذن فيه: قلت: والرواية الآتية صريحة في الجواز، وقيل: إن كان المنع محفوظا يحمل المنع على ما كان حديدا صرفا، وههنا بالفضة التي لويت عليه ترتفع الكراهة. (حاشية السندي على هامش النسائي: ٢/٢٨٩)

علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عورتوں کو سب قسم کا زیور پہننا جائز ہے، بشرطیکہ اس میں مشابہت کسی بددین کی نہ ہو۔ (فتاوی رشیدیہ: ٤٩١)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم بالصواب

عامر شعیب

دار الافتاء، جامعۃ الرشید، کراچی

٢ جمادی الأولیٰ ١٤٣٦ھ

الجواب صحیح

محمد فوزان

دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی

١٤٣٦ھ

الجواب صحیح

باز

جامعۃ الرشید کراچی

١٤٣٦/٥/٢ھ

دار الافتاء

جامعۃ الرشید

کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

Scanned by CamScanner